21870 ـ کیا قریب المرگ شخص کے پاس حاضر ہونا واجب ہے، اور وہاں حاضر ہونے والے کو کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

میں اپنے والد کی بیماری میں ہر وقت ان کے ساتھ ہی ہسپتال میں رہتی تھی، لیکن جب انہیں موت آنے لگی تو میرے لیے کمرے میں رہنا مشکل ہو گیا اور میں کمرے سے نکلنے کے بعد واپس کمرہ میں نہیں گئی، میرے لیے انہیں مرتے ہوئے دیکھنا ناممکن تھا، کیوں؟
ہو سکتا ہے میں خوفزدہ تھی، لیکن اب دو برس گزر جانے کے بعد مجھے گناہ اور غلطی کا احساس ہو رہا ہے، اور دن بدن یہ احساس بڑھتا جارہا ہے، میں اپنے آپ کو کہتی ہوں کہ میں ایك نیك اور صالحہ بیٹی نہ بن سکی، آپ سے گزارش ہے کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ: جب والدین میں سے کسی ایك کو موت آئے تو ایك نیك اور صالحہ مسلمان بیٹی کو کیا کرنا چاہیے، اور موت کے بعد وہ کیا کرے ؟
آپ کا شکریہ

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب والدین یا کسی رشتہ دار کو موت آئے تو اس کے پاس حاضر ہونے والے شخص کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ قریب الموت شخص کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرے، یعنی اس کے پاس لا الہ الا اللہ پڑھے تا کہ وہ بھی سن کر یہی کلمات ادا کرے، اور جب وہ شخص مر جائے اور اس کی روح نکل جائے تو اس کی آنکھیں بند کردے، کیونکہ جب روح نکلتی ہے تو آنکھیں اس کا پیچھا کرتی ہیں، اور اس وقت جزع فزع اور نوحہ اور اونچی آواز سے رونا بالکل جائز نہیں ہے.

اور اگر کوئی شخص خوف یا اس قسم کے حالات کی عادت نہ ہونے کی بنا پر وہاں ٹھرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس پر کچھ وبال نہیں، لیکن انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اس طرح کے حالات کے لیے تیار اور آمادہ کرے، کیونکہ اس سے دل کو زندگی حاصل ہونے میں مدد حاصل ہوتی ہے، اور بعض اوقات تو شخص کے لیے ایسا کرنا متعین اور ضروری ہوتا ہے، یعنی اگر اس کے علاوہ کوئی اور شخص نہ ہو جو وہاں ٹھر سکے تو پھر اس کے نہ کرنے سے وہ گنہگار ٹھرے گا.

شیخ عبد الکریم الخضیر کہتے ہیں:

اگر کسی مسلمان میت کی آنکھیں بند کرنے، اور اسے ڈھانپنے اور غسل دینے اور اس کی تجہیز و تکفین کے لیے صرف ایك مسلمان شخص کے علاوہ کوئی دوسرا نہ ہو تو اس شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے پاس رہے تا کہ وہ اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کر سکے.

اور اگر اس شخص کے علاوہ اور مسلمان بھی اس کام کو کرنے والے ہوں تو پھر دوسرے مسلمان سے یہ وجوب ساقط ہو جاتا ہے.

اور جو شخص قریب الموت مسلمان شخص کے پاس حاضر ہو اس کے لیے مشروع ہے کہ وہ اس پر سورۃ یس کی تلاوت کرے تا کہ روح نکلنے میں آسانی پیدا ہو، اور قریب المرگ شخص کو ثابت رکھتی ہے جیسا کہ اس کی قرآت بعض صحابہ کرام سے بھی ثابت ہے.

اور اس کی موت اور روح نکل جانے کے بعد میت پر قرآن مجید کی تلاوت کرنا مشروع نہیں، بلکہ موت کے بعد تو اس کے لیے اس کی مغفرت اور رحمت کے لیے دعاء کرنا مشروع ہے، اور دفن کرنے کے بعد قبر میں سوال و جواب میں اس کی ثابت قدمی کی دعاء کرنی مشروع ہے.

واللہ اعلم .